صفحہ نمبر: ۱۱

Date:

سوال: اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

جواب: اسلام کے معنیٰ و مفہوم:

اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے، سر تسلیم خم کرنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اس کے دوسرے لغوی معنی امن، سلامتی، اور آشتی کے ہیں۔ اسلام وہ دین ہے جو خدا کی حاکمیت کی بنیاد پر ایک پورا ضابطہ زندگی پیش کرتا ہے اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسے قبول کرے اور اس کی پیروی کرے کیونکہ خدا کے قانون کے آگے جھکنے اور اس کی اطاعت کرنے کا نام اسلام ہے اور اس میں حقیقت بھی پوشیدہ ہے کہ خدا کی بندگی اور اطاعت کے نتیجے میں زندگی کا جو نقشہ ابھرے گا وہ امن سلامتی اور آشتی کی تصویر سے مالا مال ہوگا، اس میں قلب کو اطمینان حاصل ہوگا اور انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں حقیقی امن اور سکون کا راج ہوگا نیز اس زندگی کے بعد انسان کو اس ابدی زندگی میں سلامتی اور آشتی ملے گی۔

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو صرف انسان کی نجی اور انفرادی زندگی کی اصلاح کا داعی ہو اور جس کا کل سرمایہ حیات کچھ عبادات، چند اذکار اور رسمی رسومات پر مشتمل ہو بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو خدا اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر اور صورت گری کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی ہو یا مملکتی، مادی ہو یا روحانی، معاشی اور سیاسی اور ملکی اور بین الاقوامی۔ اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کا قانون جاری و ساری ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے گوشے تک خالق حقیقی کی مرضی پوری ہو۔

عقائد و اعمال

اسلامی عقائد میں تین امور کو بنیادی حیثیت حاصل ہے

۱- توحید ۲- رسالت ۳- تصور آخرت

۱- توحید: توحید سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے سوا کسی کو اطاعت و عبادت کے لائق نہ سمجھے۔

۲- رسالت: رسالت کے معنیٰ ہیں کہ جن انبیاء نے ہم تک خدا کا پیغام پہنچایا ان کو رسول دینی تسلیم کیا جائے۔

صفحہ نمبر ۲۰ Date:

آخرت: عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب انسانوں کو زندہ کیا جائے گا اور ان کو ان کے اعمال کی جزا یا سزا دی جائے گی۔ آخروی زندگی ابدی اور پائیدار ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیوی زندگی فانی اور زوال پذیر ہے۔

اسلام جن اعمال کا مطالبہ کرتا ہے ان میں پانچ عملیات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

(۱) پانچ وقت نماز (۲) ماہ رمضان کے روزے (۳) عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا
(۴) سالانہ زکوٰۃ (۵) جہاد فی سبیل اللہ

اسلام کی نمایاں خصوصیات

مکمل ضابطہ زندگی کی حیثیت سے اسلامی تعلیمات کے دو پہلو ہیں۔ ایک طرف اسلام زندگی کی بنیادی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ اس کائنات کی حقیقت کیا ہے، اس میں انسان کا اصل مقام کیا ہے، زندگی کا مقصد کیا ہے اور جو اساسی قانون اس میں کارفرما ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسلامی بنیادی عقائد کی شکل میں زندگی کی حقیقتوں سے انسان کو روشناس کراتا ہے اور کائنات اور حیات کے بارے میں اس صحیح زاویہ نظر مہیا کرتا ہے۔ دوسری طرف اسلام زندگی کا مفصل قانون پیش کرتا ہے تاکہ انسان افراط اور تفریط سے بچ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اعتدال و توازن کی بنیادوں پر استوار کرے اور کامیاب و کامران رہے۔ عقائد اور ضابطہ عمل کے اس مجموعے کا نام "اسلامی نظریہ حیات ہے۔" اور علوم عمرانی کی اصطلاح میں عقائد اور ضابطہ عمل کے اس مجموعے کو "آئیڈیولوجی" کہا جاسکتا ہے۔ جدید عمرانی لٹریچر میں یہ لفظ ایک ایسے ضابطہ فکر و عمل اور اجتماعی پروگرام کے معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے جو اپنی فکری اور فلسفیانہ بنیادیں رکھتا ہو اور سیاست اور تمدن و معاشرت کے لیے بھی ایک واضح لائحہ عمل پیش کرتا ہو۔ "لغت فلسفہ" میں ڈکشنری جارج بوس اس کی تعریف کرتے ہیں۔

"وہ تمام نظریات یا کوئی ضابطہ یا کوئی ایسا پروگرام جس کی اساس فکر و فلسفہ پر ہو۔"

QUILL

اسلام کی نمایاں خصوصیات کی اصل خصوصیت یہی ہے کہ وہ اپنے خاص فکر و نظام کی روشنی میں زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے اور جس طرح ہار کے موتیوں کو ایک سرشتہ باہم منسلک کر دیتا ہے اسی طرح یہ نظریۂ حیات کی ایک مشترک روح زندگی کے تمام شعبوں کے پروگراموں کو جوڑ کر ایک وحدت بنا دیتی ہے۔ ہر شعبے میں ایسا ایک روح اور فکر کارفرما ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک مکمل ضابطہ حیات رونما ہوتا ہے جس میں زندگی کی حقیقی وحدت جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں حیات انسانی کے تمام پہلوؤں میں یک رنگی اور ہم آہنگی رونما ہوتی ہے اور اس یک رنگی سے زندگی میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں ایمان و صالح دونوں کا ذکر ساتھ ساتھ آتا ہے اور ایک کے بغیر دوسرا دراصل ناکافی ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ الہامی نظام حیات
۲۔ ایک مکمل نظام زندگی
۳۔ ایمان اور نفس کی اصلاح
۴۔ دین اور دنیا کی وحدت
۵۔ انفرادیت یا اجتماعیت
۶۔ مکمل توازن
۷۔ سادہ اور عقلی مذہب
۸۔ ثبات اور تغیر
۹۔ اصلاحی اور انقلابی تحریک

۱۔ الہامی نظام حیات:

اسلام کی نمایاں خصوصیات کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ایک ایسا نظام حیات پیش کرتا ہے جو محض انسانی عقل کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ربانی ہدایت پر مبنی ہے۔ اسلام کسی انسان کے ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ اسی خالق کی طرف سے آیا ہوا نظام حیات ہے جس نے زمین و آسمان اور خود انسان کو پیدا کیا ہے اور جو ماضی، حال، مستقبل سے بہ خوبی واقف ہے۔

یہ کائنات کوئی اتفاق حادثہ نہیں بلکہ اس کا ایک خالق ہے جس نے انسان کو یہاں اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ اس نے جہاں انسان کی مادی اور جسمانی ضروریات کی تکمیل کا سامان کیا ہے وہیں اس کی روحانی، اخلاقی اور تمدنی ضروریات کی تکمیل کا بھی پورا خیال رکھا ہے۔ اسی مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار انبیاء و رسل بھیجے کہ وہ الہامی ہدایت کی روشنی میں انسانوں کو صحیح راستہ

Date:

دکھائیں ۔ قرآن میں اس کو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کہا گیا ہے ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

(سورۃ آل عمران ۱۶۴)

پیغمبر کا کام ایک طرف تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب لوگوں تک پہنچائیں اور دوسری طرف یہ کہ وہ خود ان تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنا کر لوگوں کے سامنے اس کا نمونہ پیش کریں ۔ اس لیے اسلامی نظام حیات کے اولین ماخذ دو ہیں ایک قرآن اور دوسرا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن ہمارے پاس کتاب کی شکل میں موجود ہیں اور سنت کو ہم قرآن، تواتر، احادیث اور عمل صحابہ کے ذریعے سے معلوم کرتے ہیں ۔

اسلامی نظریہ حیات کی یہی خصوصیت اسے باقی تمام نظریات سے مختلف اور ممتاز کر دیتی ہے اس نظام میں کسی کے لیے اپنی طرف سے کسی بات کے بڑھانے گھٹانے کی گنجائش نہیں ۔ اس کے تمام بنیادی اصول غیر متبدل ہیں ۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان مل کر بھی ان اصولوں میں کوئی تغیر کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے ۔ لہٰذا اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اسلام وہ کچھ ہے جو مسلمان کرتے ہیں، تو یہ سراسر غلط بات ہے ۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان مل کر بھی کوئی ایسا کام کریں جس کا جواز قرآن یا سنت سے نہ ملتا ہو تو وہ عمل اسلامی نہ ہوگا ۔

الہامی ہدایت کا دعویٰ تو تمام مذاہب کرتے ہیں لیکن موجودہ دور میں اسلام کے سوا کسی الہامی مذہب کی تعلیمات محفوظ نہیں ۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ مذاہب اس زمانے کے ہیں جب تحریر کے ذریعے چیزیں محفوظ نہ ہو سکتی تھیں، اور کچھ اسی وجہ سے کہ بعد میں ان مذاہب کے پیروؤں نے ان میں بے شمار تبدیلیاں کر دیں اور اپنی من مانی چیزیں داخل کر دیں ۔ ان میں سے کوئی مذہب اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں اس کی بنا پر درحقیقت اسلام موجود دنیا کا واحد الہامی مذہب ہے ۔

QUILL

Date:

۲۔ ایک مکمل ضابطہ زندگی:

اسلام کی نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے حیات انسانی کا کوئی گوشہ خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی، اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔ اکثر اوقات یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا شخصی اور انفرادی معاملہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے بارے میں تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے لیکن اسلام ان معنوں میں مذہب نہیں قرآن میں اس کے لیے 'دین' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس کے معنی ہیں مکمل ضابطہ ہدایت اور اس اعتبار سے اسلام کو محض نماز روزہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں۔ اس بات کو اچھی طرح نہ سمجھنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بہت سے اچھے بھلے لوگ جو نماز روزہ کے پابند ہیں اپنی زندگی کے دوسرے شعبوں میں اسلام کی تعلیمات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے قرآن نے کہا ہے:

ترجمہ:

"اے اہل ایمان، اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو"

اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کا رخ خدا کی مرضی کے مطابق متعین ہونا چاہیے اور وہ اپنی زندگی کے دائرے میں اپنے سارے افعال و اعمال میں اور اپنے کل معاملات و تعلقات میں خدا کی ہدایت کی پیروی کرنے والا ہونا چاہیے۔ اس کی خلاف ورزی کو شیطان کی پیروی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے شیطان ابتداً خدا کا پرستار تھا لیکن جب اسے حکم دیا گیا جو اس کے نفس کے پرگراں گزری (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا) تو اس نے انکار کر دیا اور گمراہی کا شکار ہو گیا۔

۳۔ ایمان و نفس کی اصلاح:

اسلامی نظریہ حیات کی تیسری خصوصیت ایمان ہے۔ ایمان خدا پر، اس کے رسول پر اور زندگی کے بعد موت پر۔ ایمان اس کی فکری اور فلسفیانہ بنیاد ہے۔

درحقیقت انسان اپنے شعور کی بنا پر جمادات و نباتات اور حیوانات سے ممتاز ہے اور وہ درختوں کے نشو و ارتقاء کا ایک راستہ متعین ہے اور وہ

Date:

وہ اس سے بھی نہیں ہٹ سکتے ، دریاؤں کے بہنے کا ایک قانون متعین ہے اور وہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے حیوانات اپنی جبلتوں کے تابع ہیں لیکن ان سب کے برخلاف انسان کو شعور اور ارادہ کی دولت سے نوازا گیا ہے

اسلامی نظریہ حیات انسان کے اس شعور اور آزادی کے اعتراف پر مبنی ہے۔ اس لیے اس کا نقطۂ آغاز ایمان ہے۔ ایمان سے مراد فکر و نظر اور دل و دماغ کی تبدیلی ہے تاکہ انسان کا زاویہ نگاہ اور سوچنے کا انداز بدل جائے اور وہ اپنی پوری زندگی کو خدا کی اطاعت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے سرگرم ہو جائے

خدا کی ہدایت سے ہٹ کر جتنے فلسفے واضح کیے گئے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ انسان زندگی میں محض خارج تبدیلی سے انقلاب لانا چاہتے ہیں اور انسان کے اندرونی سے تعرض نہیں کرتے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے فساد جسم کا علاج نہ کیا جائے اور پھوڑے پھنسیوں پر لگا لگا کر مرض دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے برخلاف اسلام بنا دی تعمیر پر زیادہ زور دیتا ہے۔ وہ دل و دماغ سے غیر اللہ کی عقیدت و محبت ختم کر کے ایمان کو خدا کے لیے خالص کر لیتا ہے اور پھر جب ایمان پیدا ہو جاتا ہے اور سوچنے کا انداز و فکر و نظر کے زاویے بدل دیے جاتے ہیں تو انسان کی پوری شخصیت بدل جاتی ہے

۴۔ دین و دنیا کی وحدت:

اسلام نظریہ حیات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس نے دین و دنیا کی اس مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا جو مختلف مذاہب میں رائج ہے۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خدائی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان دنیوی علائق سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ اکثر مذاہب میں ترک دنیا کی تعلیم ملتی ہے لیکن اسلام میں ترک دنیا کی بڑی شدت سے مخالفت کی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"اسلام میں ترک دنیا کا کوئی مقام نہیں"

Date:

نہ صرف یہ کہ اسلام میں ترکِ دنیا کی ممانعت ہے بلکہ ان اعمال کو جنہیں عام طور پر دنیاوی اور مادی سمجھا جاتا ہے مثلاً اکتساب، رزق، اہل و عیال اسلام نے باعثِ اجر و ثواب بتایا ہے۔ ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ "جو شخص والدین کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو اپنے اہل عیال کے لیے محنت کرتا ہے وہ بھی اللہ کے لیے کام کرتا ہے جو اپنی ذات کو فقر و فاقہ سے بچانے کے لیے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے۔ جو کام اللہ کی مرضی کے مطابق اور اس کی راہ میں کیا جائے "عبادت" ہے لہٰذا طلب رزق اور پرورش عیال بھی اپنے وسیع مفہوم میں عبادت میں مصروف ہونا باعث اجر اور ان سے غفلت برتنا باعث عذاب ہے۔

اپنی دنیاوی بہتری سے غفلت برتنا اور یہ سمجھنا کہ اس طرح انسان اپنی آخرت سنوار رہا ہے، غلط ہے۔ جن مذاہب نے یہ تعلیم دی ہے ان کے بارے میں صحیح کہا گیا ہے کہ وہ مذاہب عوام کی افیون ہیں۔ اسلام نے اس کے برخلاف حکم دیا ہے کہ

ترجمہ:

"اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نظر انداز نہ کرو (نہ بھولو)"

سورۃ القصص - ۷۷

اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دنیوی زندگی اور اخروی زندگی دونوں کی اصلاح ضروری ہے، ان میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا جا سکتا اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو جو دعا سکھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

ترجمہ:

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بہترین اجر دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا"

(سورۃ البقرہ)

اسلام نے جو ہمہ گیر نظامِ زندگی پیش کیا ہے وہ انسان کی دنیاوی فلاح کا بھی اتنا ہی ضامن ہے جتنا اخروی فلاح کا۔ اگر انسان اس دنیاوی زندگی کو الٰہی ہدایت کے تحت گزارے تو دنیاوی زندگی کا یہ سنوارنا زندگی کے سنوارنے کا راستہ ہے۔

Date:

۵۔ انفرادیت یا اجتماعیت:

اسلام کی ایک اور اہم امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اجتماعیت اور انفرادیت کے درمیان بڑا توازن قائم رکھتا ہے۔ وہ ہر انسان کو فرد اور فرد ذمہ ٹھہرا کر خدا کے سامنے مسئول بناتا ہے، ان کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے، ان کی شخصیت کے نشوونما کے مواقع فراہم کرتا ہے اور اس خیال کی شدت سے مخالفت کرتا ہے کہ افراد کی شخصیت، اجتماعیت یا ریاست میں گم ہو جانی چاہئے۔

ترجمہ:

"اور جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی تو وہ اسے اپنی نگاہوں کے سامنے پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی تو وہ اسے بھی دیکھے گا۔"
(سورۃ الزلزل)

"اس کے لیے فائدہ مند وہ ہے جو اس نے کمایا ہے اور وہ (اسی گناہ کا بوجھ) برداشت کرے گا جس کا خود اکتساب ہوگا۔"
(سورۃ البقرہ ۲۸۶)

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام، افراد میں اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے، افراد کو ریاست اور سماج کی شکل میں منظم کرتا ہے اور ان کو حکم دیتا ہے کہ وہ معاشرے کی بھلائی کے لیے کام کریں سیاست یا معاشرے سے الگ تھلگ رہنے کو اسلام نے سند نہیں کیا۔ نماز کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ باجماعت ہو تاکہ مسلمانوں میں سماجی تنظیم پیدا ہو سکے۔ مالداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کریں اور قرآن میں مسلمانوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی دولت میں فقراء اور مساکین کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں پر فریضہ جہاد عائد کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر افراد سے اسلام اور اسلامی ریاست کے تحفظ کے لیے جان کی قربانی بھی طلب کی جا سکتی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے کہ "تم میں سے ہر ایک چرواہے (کی مانند ہے) اور ہر ایک اس کے گلے کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔"

Date:

- حدیث مبارکہ:

"مل جل کر رہو، ایک دوسرے سے مت کٹو، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو۔"

- حدیث مبارکہ:

"وہ مسلمان نہیں جو اپنا پیٹ بھر لے لیکن اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔"

مختصراً اسلام نہ تو فرد کو نظر انداز کرتا ہے اور نہ سماج کو، وہ ان دونوں میں توازن اور تناسب قائم کر کے ہر ایک کو اس کا حق دلواتا ہے۔

۶۔ مکمل توازن:

نظری حیثیت سے اگر غور کیا جائے تو توازن کا مسئلہ بے نازک اور پیچیدہ انسان میں اتنی جبلتیں اور محرکات کارفرما ہیں اور وہ ایک دوسرے سے اس طرح متصادم اور متناقض ہیں کہ وہ ان کے درمیان حقیقی توازن قائم نہیں کر سکتا۔ وحی کی ضرورت خصوصیت سے اس لیے ہے کہ اس کے ذریعہ حدود معلوم ہو جاتی ہیں جن کی بنا پر زندگی کے تمام شعبوں اور اس کے متضاد مطالبوں کے درمیان توازن اور توافق قائم ہو سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ہم نے اپنے رسول واضح نشانیاں دے کر بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب (قانون حیات) اور میزان (عدل) نازل کیا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔"

(سورۃ الحدید ۲۵)

"قسط" دراصل انصاف اور توازن کو کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انسانی معاشرے میں عدل و توازن صرف الہامی ہدایت ہی کے ذریعے سے قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دین اور دنیا کے درمیان توازن قائم کیا ہے اور کسی ایک کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔

حضور کا ارشاد ہے: "میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عائلی زندگی بھی گزارتا ہوں، اس اللہ سے ڈرو۔ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے

Date:

تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے - ہر حق
اس کے حق دار کو ادا کرو (میری ہدایت یہ ہے کہ) روزہ بھی رکھو
افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سویا بھی کرو۔"

اس طرح اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے درمیان حسین ترین توازن
قائم کیا اور ایک طرف فرد کی شخصیت کے نشو و ارتقاء کا پورا سامان کیا
تو دوسری طرف اسے اجتماعی ذمہ داری کے ایک نظام میں منظم کر دیا۔ زندگی
کے سارے شعبوں کے متعلق مفصل ہدایت دے کر ان تمام شعبوں اور
گوشوں کے درمیان اعتدال اور توازن قائم کر دیا۔ اسلام نے وسائل کے
استعمال میں کنجوسی اور اسراف دونوں کی ممانعت کر کے معاشی زندگی
میں اعتدال کی روش کی تلقین کی۔ اور پوری پوری زندگی کے لیے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ہدایت دی کہ
حدیث مبارکہ:
"ہر ایک کام میں اوسط اور درمیانہ درجہ بہت ہی اچھا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا کہ اعتدال نبوت کا حصہ ہے۔ یہ امتیاز صرف
اسلامی نظریے کو حاصل ہے کہ اس نے زندگی کے تقاضوں کو پورا کیا اور ان میں
اعتدال اور توازن قائم کیا تاکہ انسانی زندگی اپنی وسعتوں کے ساتھ ترقی کر سکے
اور کہیں بھی اس میں ایک رخاپن اور بے اعتدالی پیدا نہ ہو۔

QUILL